ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

Rg - No L.

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | کہ ہست محیِ موتیٰ کلام نور الدین

جلد ۱۴ | نمبر ۴ | قادیان ضلع گورداسپور

رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء و ۲۳ ساون سمبت ۱۹۷۰ بروز جمعرات

جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب

تراوشِ زخمِ جگر

حال کیا لکھوں میں اپنا قیدِ تنہائی میں ہوں | پاس نو بھی نہیں مشہور ہے ہائی میں ہوں

مدتیں گذریں کہ یاروں نے وہ نجل جا لیا | اور میں غافل ہیں بیٹھا صنعت آرائی میں ہوں

ضعف سے بیتاب ہو کر چارپائی پہ گرا | اور وہ سمجھے کہ میں تابِ شکیبائی میں ہوں

ہاتھ پر سرسوں جمانا مجھکو آتی ہی نہیں ۔ | دوستو میں تو خیال "ہائی اینڈ ہائی" میں ہوں

میٹھی میٹھی باتیں سن سن کر ہیں شیریں رو رز | کوئی کیا سمجھے کہ میں دکانِ حلوائی میں ہوں

بے کفن میرا لباس اور قبر ہے آخر مکاں | بھول کر انجام اپنا شوقِ زیبائی میں ہوں

آکے اس دار الشفا میں یہ پائی ہے شفا | ضعف بھی جاتا رہا اب تو توانائی میں ہوں

میرا سینہ آتش فرقت سے ہر دم تپ ل | ماہِ دسمبر میں بھی گویا کہ جولائی میں ہوں

کیا پہاڑ سی وعظ ہے جس پر کہ چل سکتا نہیں | اور دعویٰ ہے کہ میں دینِ شکیبائی میں ہوں

آدمی کو چاہیئے اللہ کے حکموں پر چلے | یہ بھی کوئی فخر ہے میں دینِ آبائی میں ہوں

میرزا سے آکے اکمل حکم ربی سے کہا
میں بروزِ مصطفےٰ شانِ مسیحائی میں ہوں

فی نسخہ ۲ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ۔ (مینجر بدر ۔ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دُنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست | بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ آں شہِ حق از ورا است | منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیائے سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالی جناب | نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں اس کے ایک دور کے نوٹ الحمد سے سورۃ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپکر مکمل ہوئے ہیں معارف و حقائق کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے قیمت صرف ۲ روپیہ

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ننھے کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں ہر دو خواندہ ۔ لائق خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں ۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں ایک پارہ روزانہ کا درس ہوتا رہیگا۔ نصف پارہ درمیان ظہر و عصر اور نصف درمیان عصر و مغرب ہر دو مساجد مبارک و اقصیٰ میں وقت عشا اور وقت نماز تہجد تراویح میں قرآن شریف سُنایا جائیگا۔ حضرت نے ایک طبیب کو جس نے آپ کے ساتھ مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بعض دوائیں بھیجنے کی اجازت چاہی تھی لکھا ہے کہ مجھے آجکل کثرت پیشاب کی تکلیف ہے تین بار رات کو اور تین بار دن کو پیشاب آتا ہے۔ ایام صحت میں آٹھ پہر میں صرف تین بار ضرورت ہوتی تھی۔ اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح میں ہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت نواب صاحب بخیریت لدھیانہ میں ہیں۔ حضرت مولوی محمدؐ احسن صاحب اپنے وطن امروہہ میں دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ مولوی محمدؐ عثمانؓ صاحب قریشی ہیڈ ڈرافسمین دفتر ریلوے لاہور نے اس زمین میں سے جسکا اعلان الفضل میں کیا گیا تھا پندرہ مرلہ زمین مبلغ تین سو روپے ادا کر کے خرید کرلی ہے۔ بھائی عزیز الرحمٰن صاحب مہاجر (بریلوی) کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ مبارک ہو۔ ماہ رمضان المبارک میں درس قرآن شریف کے سُننے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں میں شامل ہونے اور دیگر برکات سے فائدہ اُٹھانے کے واسطے کئی دوست تشریف لائے ہیں منشی عبد الغفور سابجھر سے منشی محمدؐ بخش صاحب لاہور سے محمدؐ اسمٰعیل صاحب پرتھی پور سے۔ چودھری حاکم علی صاحب سرگودہ سے۔ ماسٹر غلام محمدؐ صاحب میانوالی۔ حسن مومن خانصاحب آسٹریلیا والے لاہور سے۔ مولوی محمدؐ فاضل صاحب فیروز پور سے۔ دیگر احباب جو مختلف مقامات سے حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے بعض کے اسامی درج ذیل ہیں۔ سید فخر الاسلام و سید محمدؐ حسین صاحب نکودر سے۔ ڈاکٹر محمدؐ حسین صاحب دھرم کوٹ سے اور میاں عبد العزیز صاحب، دورسمال۔ مولوی فضل الدین صاحب بٹالہ بابو محمدؐ شفیع صاحب منظفر گڈھ۔ مرزا رحمت بیگ صاحب جلال پور سے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ یکم اگست سے بند ہیں ۱۷۔ ستمبر کو پھر مدارس کھلینگے انشاء اللہ طلبا و اساتذہ اکثر اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں ۲۔ اگست کو صاحبزادہ عبد الحی کی دُلھن اپنے گھر آئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مبارک کرے۔ اس خوشی کی تقریب پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین نے ایک انگریزی میں نظم کہی۔ برادر اکمل نے اس کا اردو ترجمہ فی البدیہہ نظم کیا۔ ۳۔ اگست کو دعوت ولیمہ ہوئی کتاب عسل مصفیٰ کا حصہ اول ۵۰۶ صفحہ تک ہو گیا ہے۔ اور قریب الاختتام ہے۔ مگر اس کتاب کے دو حصے کیوں کئے جاتے ہیں۔ ہماری رائے میں ایک ہی حصہ ہونا چاہئے۔ کتاب ضخیم ہو گئی تو حرج کیا ہے۔ صاحب عسل مصفیٰ کا ایڈریس یہ ہے۔ لاہور لنگے منڈی۔ کوچہ سیٹھاں۔ مرزا خدا بخش صاحب احمدی۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو اسی پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مرزا محمدؐ عباس بیگ صاحب نے گجرات سے مسلم انڈیا کے واسطے مبلغ للعہ ولایت ارسال کئے ہیں۔ ہمارے مکرم دوست ملک محمدؐ بخش صاحب آسٹریلیا نے اخبار الفضل کی امداد کے واسطے مبلغ ۵ؑ بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا ہے جزاہم اللہ الخیر۔

رمضان شریف کے درس قرآن شریف کے نوٹ

اختتام پر ماہ شوال میں تمام نوٹ اختصاراً کی ایک اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ مفت شائع کئے جائینگے۔ غیر خریداران بدر کو قیمتاً بھیجے جا سکینگے درخواستیں پہلے آنی چاہئیں تاکہ اُتنے پرچے زائد چھپوا لئے جاویں۔ یہ نوٹ بدر کے سب خریداروں کو مفت دئے جائینگے خواہ وہ ضمیمہ درس کے خریدار ہیں یا نہیں ہیں

جلسہ اٹھوال

جلسہ احمدیہ اٹھوال کی رپورٹ کسی پچھلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے وہاں امرتسر بٹالہ وغیرہ مقامات سے بہت سے غیر احمدی مولوی صاحبان جمع ہوئے تھے اور مباحثہ پر بڑا زور دیتے تھے جو کہ اس وجہ سے نہ ہو سکا کہ مولوی صاحبان نے شرائط مباحثہ کو منظور نہ کیا نہ سرکار سے منظوری لی نہ اپنی تحریر دینی قبول کی نہ وفات حیات مسیح کے مسئلہ کو صاف کیا۔ اس طرح مباحثہ کو خود ٹالا۔ اور لوگوں میں مشہور کیا کہ ہمارے ساتھ مباحثہ نہیں کیا جاتا اور بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ ہم یہاں کے تمام احمدیوں کو توڑ کر غیر احمدی بنا دینگے مگر ہم دُعا اور صبر کے ساتھ اپنا کام کر کے چلے آئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے آنے کے بعد آہستہ آہستہ جب لوگوں نے طرفین کی باتوں اور اُن کے حالات پر غور کیا تو رفتہ رفتہ قریب پچیس نئے آدمی داخل سلسلہ احمدیہ اس وقت تک ہو چکے ہیں جن میں سے بعض کے اسامی درج ذیل ہیں۔ سچ ہے ع

جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

گلاب دین۔ گاہی۔ اسمٰعیل ترکھان۔ ابراہیم۔ عمر دین نور محمدؐ۔ اسمٰعیل ولد نواب۔ نواب۔ کمال الدین۔ نبی بخش عبد اللہ۔ علی محمد۔ گلاب دین ترکھان کرم الٰہی۔ کمال وغیرہ

درخواست جنازہ

ڈاکٹر سید محمدؐ حسین شاہ صاحب اپنی ہمشیرہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔

[illegible]ن صاحب، سمالی لینڈ پھر آگے بڑھا ہے اُسنے سدہارہ پر حملہ کر دیا اور ایک قبیلہ کے بہت سے مویشی اور اونٹ لیگیا بہت لوگوں کو ہلاک اور زخمی کر گیا۔ وہ مقام کرم پر جو بربرہ کے نزدیک ہے حملہ کی تیاری

کلام امیر

سورہ عنکبوت کا پہلا رکوع

۲۹ - جولائی کی شام کو درس قرآن شریف کے شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ سبق تو شروع کرتا ہوں مگر دل گھبراتا ہے - کچھ اس وجہ سے کہ رات سے بیمار ہوں - اور کچھ اس رکوع (سورہ عنکبوت کا پہلا رکوع) کے الفاظ ہی گھبرا دینے والے ہیں

خدا حافظ

مدرسہ کے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا بہت لوگ تم میں سے کل جائینگے - (تعطیلات موسم گرما) جانا بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے، اور رہنا بھی حکمت ہے ہمیں کیا خبر ہے کہ تم واپس آؤ گے تو ہم جیتے ہونگے یا نہونگے - جو درس قرآن شریف کا گذرتا ہے میں اُسی کو غنیمت جانتا ہوں اور اللہ کا فضل مانتا ہوں میں تم سب کو حوالہ بخدا کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ دعائیں بہت کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق نہ چھوڑو ۔ استغفار بہت کرو اللہ تمھارے ساتھ ہو ۔

خدا کے عذاب سے ڈرو

فرمایا جب کوئی سلطنت یا قوم - گھر یا انسان ہلاک ہونے کے قریب ہوتے ہیں تو اُن میں سچائیوں پر عملدرآمد کم ہوتا ہے یہ ہلاکت کی نشانی ہے - بغداد کا آخری بادشاہ جب سلطنت تباہ ہوئی کبھی سال میں ایک دفعہ ہوادار میں بیٹھ کر اپنے محل سے باہر نکلا کرتا تھا اور وہ بھی اپنی بی بی کے مجبور کرنے پر - ورنہ اُسی بی بی کی گود میں پڑا رہتا تھا جسکا نام نسیم السحر رکھا ہوا تھا اور ایک باغ بنایا ہوا تھا جس کے پتے اور پھول سب موتیوں اور جواہرات کے تھے تاتاری لوگوں نے اس باغ کو لوٹ لیا - سب زر و جواہر اُتار لیا - نسیم السحر بھی اُن کے قابو میں آگئی اُس کے پاس جو بیش قیمت موتی تھے وہ لینے لگے اُس نے کچھ مزاحمت کی تو اُسے وہیں قتل کر کے رستے میں پھینک دیا - ایک شخص لکھتا ہے کہ میں نے دیکھا کوچے میں اُس کی لاش پڑی اور کُتا لہو چاٹ رہا تھا - یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ غنی عن العالمین ہے اس کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں - وہ کسی خاندان ملک یا آدمی کو بڑا بناتا ہے جب وہ بدیوں پر اُتر آتے ہیں تو ایک آن میں ہلاک کر دیتا ہے بغداد میں ۱۴ لاکھ اندر اور ۴ لاکھ باہر اٹھارہ لاکھ آدمی قتل کیا گیا تھا - اور دو لاکھ کتاب کسی نے اپنے مطلب کے مطابق منتخب کر لی تھی - باقی سب دریا برد کر دی گئی تھیں - وہ کتابیں آجکل روس کے ایک کتب خانہ میں ہیں بڑی مشکل کتابیں اُسی جگہ صحیح کی جاتی ہیں

اب اس زمانہ میں مسلمانوں پر مصیبت یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے واقف نہیں - انھیں علم نہیں کہ بدی کیا ہے اور کن باتوں میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے جن سے عذاب نازل ہوتا ہے - اکثروں کو قرآن شریف کے پڑھنے کا شوق ہی نہیں - اگر شوق ہو تو فرصت نہیں - زمیندار تاجر ملازم سب رات دن اپنے کاموں میں ایسے مصروف ہیں کہ قرآن شریف کے واسطے کوئی وقت نہیں -

قرآن خوانی کی قدر کرو

ایک شخص میرے پاس آئے - قرآن شریف کے پڑھنے کا بڑا شوق ظاہر کیا - مجھے کہا کہ آپ کوئی انتظام کر دیں کوئی اُستاد مقرر ہو جو مجھے قرآن شریف پڑھا دیا کرے - اُس کے ساتھ وقت مقرر ہو - مینے ایک اُستاد مقرر کر دیا - وقت بھی مقرر ہوا - وہ اُستاد جب اُن کے مکان پر گیا تو خفا ہونے لگے کہ یہ کیسے ملاں لوگ ہیں - نہ طریق ادب سے واقف ہیں نہ ہماری مصروفیتوں سے آگاہ ہیں - آگئے کہ سبق پڑھ لو دیکھتے نہیں کہ ہم کیسے ضروری کام میں مصروف ہیں باہر بیٹھ جاؤ وقت فرصت دیکھا جاوے - وہ اُستاد صاحب تو گھبرائے مگر میں نے انھیں کہا کہ چند روز دیکھو اور اُس کے مکان پر جاتے رہو - خیر وہ جاتے رہے - آخر شاگرد صاحب نے خود ہی مجھے کہا کہ میں ایسے لوگوں سے نہیں پڑھ سکتا - یہ تکبر کا حال ہے - حالانکہ یہ لوگ اس لائق نہیں کہ تکبر کریں ۔

بُت پرستی سے بچو

فرمایا بُت پرستی کی جڑھ بیجا محبت کوئی تو رنگ و روغن پر مرتا ہے جہاں کوئی خوبصورت شکل دیکھی بس عاشق ہو گئے - اور بعض لوگ دینی رنگ میں امر محبت میں غلو کرتے ہیں - مرزا صاحب کی تصویر ہولی یا نورالدین کی یا خواجہ تونسوی کی یا کسی اپنے مرشد کی اُس کی تعظیم کرنے لگے - رفتہ رفتہ بات دور چلی گئی اور وہی بُت بن گیا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ سیال شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا کیونکہ وہ انکے بزرگوں کا مرید تھا ۔ کہنے لگا کہ ہمیں تو ادھر ہی سے سب کچھ ملا ہے - مینے کہا قرآن شریف میں آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف نماز میں منہ کا حکم اسواسطے ہے کہ لنعلم من یتبع الرسول تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ رسول کی پیروی کون کرتا ہے - جو شخص اور طرف منہ کرتا ہے وہ رسول کا پیرو نہیں - کہنے لگا یہ ملاں لوگوں کی باتیں ہیں میں نہیں جانتا ۔

خانہ کعبہ سے جب بُت نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے بُت بھی تھے اور اُس مینڈھے کے سینگ بھی رکھے تھے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہی باہر پھنکوا دئے -

انصار بدر

بدر برائے مساکین شوقین

اپنے احباب احمدیہ میں سے بہت سے ایسے مساکین ہیں جو اخبار کو خریدنا چاہتے ہیں لیکن طاقت نہیں رکھتے برادر محمد بخش نے ایک اخبار میری صحت کی خوشی پر کسی کے نام جاری کرنے کے واسطے فرمایا تھا اس کے اعلان پر کوئی بیس درخواستیں آگئیں اخبار تو صرف ایک ہی کے نام جاری ہو سکتا تھا اور وہ ہوا لیکن اُن درخواستوں کے درمیان ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایک ایسے احباب ہیں کہ اگر اُنکے نام اخبار جاری ہو تو وہ نہ صرف خود ہی فائدہ اُٹھائیں بلکہ دوسروں کو بھی پڑھائیں اور سنائیں اور اسطرح تبلیغ کا ایک سلسلہ جاری ہے اسواسطے ہم ذی استطاعت احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس ضروری اور مفید کام میں امداد فرماویں اس مد میں جو رقم آویگی وہ شکریہ کیساتھ بدر مسکین فنڈ میں درج ہو کر اس سے مستحقین کے نام اخبار جاری ہوتے رہینگے - سردست سب سے اول ہم دو اخبار دفتر کیطرف سے جاری کرتے ہیں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پُرفتوح کو ثواب پہنچانیکے واسطے دوسرا پرچہ کسی عیسائی کے نام جاری ہوگا یا کسی ایسے دوست کے نام جو عیسائی صاحبان کو دکھایا کرے اس کی ضرورت اسواسطے بھی ہے تاکہ ظاہر ہو کہ ہم دل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ محبت رکھتے ہیں اور اخبار میں جو کچھ رد عیسویت کے متعلق لکھا جاتا ہے وہ موجودہ محرف مبدل اناجیل اور اُنکے فرضی خدا یسوع کے رد میں لکھا جاتا ہے نہ خدا کے بندے اور پیغمبر حضرت عیسیٰ کے متعلق جنہوں نے کبھی خدائی کا دعوی نہ کیا تھا اور ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور اپنے بعد آنیوالے مسیح کے متعلق خوشخبری دینے میں گذار دی احباب بہت جلد اس کارخیر میں زر لفنڈ عطا کر کے ثواب حاصل کریں ہر ایک صاحب جو اسکو پڑھے اپنی توفیق کے مطابق خواہ چند پیسوں کے ٹکٹ روانہ کر دیوے ۔ ایسا ہی ہمارا ارادہ ہے کہ اس فنڈ سے مختلف لائبریریوں (کتبخانوں) کو مفت اخبار بھیجا جایا کرے کیونکہ اسطرح اکثر غیر احمدی لوگ پڑھتے ہیں اور اشاعت خوب ہو جاتی ہے نیز ایک تجویز یہ ہے کہ مساجد کے اماموں کے نام اخبار مفت جاری کیے جائیں اس سے بھی انشاء اللہ تبلیغ خوب ہو سکیگی - اور امام صاحبان مفت کی چیز

بدر مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء

ہزار ہا روپیہ انعام

سوال بخاری شریف میں منجملہ مسیح موعود کی اور علامتوں کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو مال دیگے۔ لیکن کوئی شخص مال قبول نہ کریگا۔ ولیفیض المال حتی لایقبلہ احدٌ۔ اس حدیث کی رُو سے مرزا صاحب کی مسیحائی کس طرح ثابت ہوئی ہے۔ آپ نے کب لوگوں کو روپیہ دیا اور کس نے لینے سے انکار کیا حالانکہ اس وقت کروڑوں آدمی رُوے زمین پر ایسے موجود ہیں جو بسبب غربت کے ایک پھوٹی کوڑی تک لینے کو طیار ہیں *

جواب اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں ہر فرد بشر امیر ہو جاویگا اور اسے روپیہ کی ضرورت نہ رہیگی اس لئے وہ مسیح سے مال قبول نہ کریگا۔ تو یہ عقیدہ عقلاً و نقلاً دونوں طرح سے غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت دو قسم لوگ ہی روئے زمین پر ہو سکتے ہیں۔ ایک وہ جو دُنیا دار ہیں اور حضرت مسیح کے حلقہ ارادت سے خارج ان کے متعلق تو گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ روپیہ کی حرص و آز سے پاک ہوں اور دنیوی مال کو شرف قبولیت بخشنے سے دریغ کریں * سچ ہے الھٰکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر

یعنی دنیادار قبر میں داخل ہونے تک اپنے مال کی ترقی کا خواہاں رہتا ہے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہو سکتے جو حضرت مسیح کے سلسلہ میں منسلک اور اُن کے زمرہ میں داخل ہوں اور حضرت مسیح سے ان کا تعلق خادمانہ ہو سوایسے لوگوں کے متعلق بھی ایک سلیم العقل انسان تجویز نہیں کر سکتا کہ وہ حضرت مسیح کے عطیہ کو رد کریں اور عذر کریں کہ ہم امیر ہیں۔ ایک مرید خواہ کسقدر ہی غنی کیوں نہو وہ ایک نبی رسول کے عطیہ کو اس وجہ سے کہ وہ امیر ہو گیا ہے کبھی رد نہیں کر سکتا۔ ناظرین خود اپنے پر قیاس کریں کہ جب آپ کے بزرگ آپ کو اپنی بزرگانہ شفقت سے کوئی چیز عنایت کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی اس بنا پر انکار کیا ہے کہ میں یہ چیز نہیں لیتا۔ آپ کے دینے کی ضرورت نہیں میں خود امیر ہوں۔ جیب میں پیسہ ہے۔ بازار سے چیز مل سکتی ہے۔ ضرورت پڑیگی تو خود خرید لونگا۔ بزرگوں۔ پیروں۔ نبیوں کے عطایا کو اس لیے رد نہیں کیا جاتا کہ ہم ان چیزوں کے محتاج نہیں کیا بزرگوں کا پس خوردہ تبرک کے لئے کھایا جاتا ہے یا یہ غرض ہوتی ہے کہ مریدوں کے گھر آج فاقہ ہے لوگ تو بزرگوں کی برکات تلاش کرتے پھرتے ہیں اور اگر کوئی تبرک ہاتھ آجاوے تو اپنے خاندان میں نسلاً بعد نسلاً اسے قائم و محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ غرض اگر دُنیادار کو حضرت مسیح دینگے تو وہ بموجب آیت

الھٰکم التکاثر حتی زرتم المقابر

اسے ضرور لے لیگا۔ اور اگر دیندار ہے تو وہ حضرت مسیح کے عطیہ کو تبرک سمجھیگا اور سر آنکھوں پر رکھتا ہوا اُسے قبول کریگا۔ دوسرا پہلو نقل کا ہے اس پہلو سے بھی یہ عقیدہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ننگے نہا رہے تھے کہ اچانک اوپر سے سونے کے چند ٹکڑے گرے۔ حضرت انھیں چننے لگے۔ الہام ہوا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھے ان سونے کے ٹکڑوں سے بڑھ چڑھ کر دولت نہیں دی اور تجھے غنی نہیں کیا تو پھر یہ ٹکڑے کیوں چُنتا ہے۔ حضرت ایوب نے عرض کیا کہ الٰہی کیا میں امیر ہو کر تیری نعمتوں سے بھی بے پرواہ و غنی ہو سکتا ہوں۔ ناظرین سوچیں کہ حضرت ایوب ایک نبی تھے پھر خدا نے انھیں دولت کثیر سے متمتع کیا تھا پھر نہانے جیسی مصروفیت میں مشغول تھے لیکن تمام کام چھوڑ کر تھوڑے سے ریزے چُننے لگ گئے۔ حرص کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اس خیال سے کہ یہ خدا کی طرف سے ایک عطیہ ہے تو کیا ایک غیر نبی جس میں وہ سیر چشمی نہیں جو ایک نبی کے قلب میں جلوہ افروز ہوتی ہے حضرت مسیح جیسے پاک رسول کے عطیہ کو بے پرواہی سے ٹال سکتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرے غنی ہونے کو حضرت مسیح بھی جانتے ہیں۔ پھر باوجود اس علم کے مجھے جو وہ مال دیتے ہیں تو کوئی تو خاص مصلحت ہو گی۔ غرض عقلاً و نقلاً دونوں پہلوؤں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچگئی کہ ایسا زمانہ نہیں آسکتا جس میں لوگ اس قدر غنی ہو جاویں کہ مال کو قبول نہ کریں۔ اور پھر حضرت مسیح جیسے شفیق انسان سے

اب رہے اس حدیث کے اصل معنی وہ اسطرح پر ہیں کہ یہ ایک علامت ہے مسیح کی صداقت کی۔ اور ایک معیار ہے ان کے سچا نبی ہونیکا۔ یعنی حضرت مسیح دُنیا میں تشریف لاکر ایسے ایسے معجز نما کام کرینگے کہ کوئی شخص ان کا مقابلہ نہیں کر سکیگا یہانتک کہ وہ انعام مقرر کرینگے اور مال کثیر کے وعدے دینگے کہ جو شخص فلاں کام کرے اسے اتنا انعام اور جو فلاں کام کر سکے وہ اتنے انعام کا مستحق۔ لیکن کوئی شخص وہ کام کرکے اس انعام کو قبول نہیں کریگا *

چنانچہ جب ہم اس معیار کے مطابق حضرت اقدس کے اس دعوے مسیحائی کو پرکھتے ہیں تو آپ کی صداقت سورج کی طرح ظاہر و باہر ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس نے ایک ایک کتاب براہین احمدیہ نام لکھی اور کہا کہ دُنیا کا کوئی انسان خواہ عیسائی ہو یا موسائی۔ آریہ ہو یا برہمو ہر ایک کو ہماری طرف سے چیلنج ہے کہ وہ اس کتاب کا رد لکھے اور طور پر اس کا ابطال کرے۔ لیکن کوئی نہ بولا۔ پھر غیرت دلائی کہ نہارے لئے چُپ رہنا بڑی ذلت کا مقام ہے تب بھی اثر نہ ہوا تو انعام کا لالچ دیا کہ جو شخص اس کے چوتھے حصہ کا بھی رد کرتے تو میں اسے اپنی تمام جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ دینے کو طیار۔ مگر کیا کوئی مرد میدان نکلا جس نے وہ انعام حضرت مسیح کے دست مبارک سے لیا ہو پھر مسلمانوں کی طرف توجہ کی اور سر الخلافہ اور کرامات الصادقین اعجاز احمدی۔ نور الحق جیسی بےنظیر کتابیں لکھیں اور بڑی تحدی کے ساتھ دعویٰ کیا کہ دُنیا کے کسی فرد بشر میں یہ طاقت نہیں کہ وہ ایسی پُر فصاحت و بلاغت کتابیں لکھے۔ خواہ وہ عربی یا مصری شامی ہو یا مغربی پھر صرف فرداً فرداً نہیں بلکہ سب ملکر بھی تب بھی ان کی طاقت سے باہر ہے پھر تحریص کے طور پر انعام مقرر کیا اور ہزاروں ہی دینے کئے۔ مگر کیا کسی فصیح بلیغ مصری یا بیرونی نے لبیک کا نعرہ بلند کیا یا کسی نے اس فہم عظیم کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔ مصریوں کو جانے دو اپنے ملک ہندوستان کو لو۔ کیا مولوی نذیر حسین رئیس المکفرین اور مولوی محمد حسین امام المعاندین اور مولوی ثناء اللہ رئیس السابقین (جو سلسلہ احمدیہ کے استیصال میں ناخنوں تک زور لگا چکے ہیں) کوئی کتاب لکھی کوئی رسالہ شائع کیا کوئی دو ورقہ چھپا کہ دیکھئے صاحب آپ کی عبارت سے بڑھکر فصیح و بلیغ عربی ہم نے لکھی ہے دوسروں پر نکتہ چینی کرنی آسان ہے اور جھوٹ موٹ کی غلطیاں دکھانی سہل ہیں۔ مگر مقابلہ کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

پھر آتھم والامعاملہ پیش ہوا۔ حضرتؑ نے کہا کہ آتھم نے مدت معینہ میں اسلام کی طرف رجوع کیا اس لئے وہ موت سے بچگیا۔ آتھم نے انقضاء موت کے بعد دلیری سے انکار کیا کہ میں نے ہرگز رجوع نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے ایک اور فیصلہ کیا کہ اچھا اگر تم نے رجوع نہیں کیا تو قسم کھا جاؤ۔ پھر ایک سال تک زندہ رہجاؤ تو میں کاذب اس نے قسم کھانے سے انکار کیا آپ نے غیرت دلائی۔ عیسائی اخباروں نے بھی اس کو ابھارا مگر اس کی ہمت نہ بندھی۔ آپ نے کہا کہ قسم کھاؤ اور ایک ہزار روپیہ دم نقد حاضر خدمت ہے گر وہ بندہ خدا آمادہ نہوا۔ آپنے کہا کہ اچھا دو ہزار دینے کو طیار ہوں تب بھی اسے اثر نہوا آپ نے تین ہزار روپیہ دینا منظور کیا تب بھی اس نے قسم نہ کھائی۔ آخر آپ نے کہا کہ قسم کھاؤ اور چار ہزار روپیہ لو مگر کیا آتھم نے اس جری اللہ کے اس گرانقدر عطیہ کو قبول کیا اور وہ قبول بھی کس طرح کرتا کیا حدیث کی علامات نے یونہی رائیگاں جانا تھا۔ پھر آپنے لاہور میں صلح کا پیغام دیا اور برادران وطن کو کہا کہ تم ہمارے رسول کو خدا کا برگزیدہ سمجھو اور بدزبانی سے باز آؤ ہم تمھارے رامچندر و کرشن وغیرہ کو خدا کا بنی مانتے ہیں اور کبھی ان کے حق میں ہتک آمیز الفاظ استعمال نہیں کرینگے۔ اگر ہماری طرف سے بدعہدی ظہور میں آئے تو ہم تین لاکھ روپیہ دینے کو طیار ہیں کیا اس انعام کو اس کی شرطوں کے مطابق کسی آریہ سناتنی۔ اور سکھ نے لینے کی کوشش کی کیا اس کرشن ثانی کے عطیہ کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔ غرض سوچنے کی بات ہے کہ آپنے دُنیا کی تمام قوموں میں بڑی فراخدلی کے ساتھ انعام بانٹا اور سینکڑوں سے لیکر لاکھوں تک رقم مقرر کی بلکہ اپنی تمام جائداد بھی پیش کی مگر کیا کسی دہریہ۔ برہمو۔ آریہ۔ سناتنی عیسائی۔ موسائی اور نام کے مسلمانوں نے وہ انعام اور بخشش قبول کی۔ حاشا و کلا۔ کیا اس بات سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ حدیث نبوی کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا کے سچے مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ جن کے نزول کا وعدہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ مسلمانوں سے کیا تھا۔

دُعا

مدد | برادر امام الدین صاحب اپنے فرزند عزیز عبداللہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو ہمیشہ صحت و عافیت میں رکھے۔

جنوبی امریکہ سے خط

میاں شیر محمد صاحب ملک برازیل جنوبی امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں :-

" اس جگہ بہت عرب اور ترک رہتے ہیں۔ جن کو مذہب سے کچھ بھی رغبت نہیں ہے۔ صرف اسپر کاربند ہیں کہ رنجھے پرائی کیا بنی اپنی نبیڑ تو) میں نے کئی دفعہ بہت عربوں سے جو کہ مذہب اسلام کو بدنام کرنیکا بیڑا اُٹھائے بیٹھے ہیں بحث کی ہے وہ اسطرف یعنی اس ملک میں انہی لوگوں یعنی عیسائیوں کی طرح رہتے ہیں اور وہی خوراک کھاتے ہیں جو کہ عیسائی کھاتے ہیں یعنی بڑی خرابی اُنمیں یہ ہے کہ اُن کی طرح خنزیر کھاتے ہیں۔ اس جگہ کے عیسائی عجیب قسم کے ہیں ان کے بہت سے خدا ہیں۔ مگر بہت لوگ یہاں ایسے بھی ہیں جن کو معلوم ہی نہیں ہے کہ مذہب کیا چیز ہے یا خدا کیا ہے۔ جب ان کو بتلایا جاتا ہے تو پھر ہاں میں ملا دیتے ہیں میںنے خواجہ صاحب کمال الدین کو لندن میں تین پرچوں کی بابت لکھا ہے اور اُمید ہے میں اُن کی اور بھی کوشش کرکے اُن کے خریدار پیدا کرونگا۔ اور آپ کے عربی رسالہ کے خریدار بھی پیدا کرونگا۔ اس جگہ تجارت پیشہ لوگ عرب اور ترک ہیں۔ یہاں ہندوستانی کوئی بھی نہیں ہے۔ صرف میں اور میرے پانچ ساتھی ہیں۔ ہم نے اس جگہ کھیتی کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ اس جگہ کافی بہت ہوتی ہے اور ہم نے بھی کافی کا ٹھیکہ اس شرط پر لیا ہوا ہے کہ نصف مالک کا اور نصف ہمارا ہوگا۔ کافی ایک روپیہ کی ایک سیر فروخت ہوتی ہے اور اس ملک کے حالات کیا تحریر کروں۔ آہستہ آہستہ واقفیت ہونے پر آپ کو اس ملک کے حالات تحریر کیا کرونگا۔ تمام بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ میرا وہ کام بنجاوے۔ کیونکہ وہ کام بنجانے پر میں اسلام کی بہت کچھ خدمت کر سکتا ہوں۔ اور مولوی صاحب نورالدین خلیفۃ المسیح کی خدمت [illegible] کے واسطے عرض کریں اور میں آپکا از حد [illegible] اس جگہ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر کریں

تابعدار شیر محمد

از برازیل (جنوبی امریکہ)

صحیح ۔ ظن اور شک میں کیا فرق ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاح میں جہانتک میری ناقص عقل نے کام کیا ہے لفظ صحیح۔ ظن اور شک میں یہی فرق سمجھ میں آتا ہے جیسے بعض جگہ ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً سورت النساء پارہ ۶ رکوع ۲۔ لفی شك منه مالهم به من علم الا اتباع الظن اور دوسری جگہ سورت یوسف سپارہ ۱۲ رکوع ۵ کے اخیر میں وقال للذی انه ناج اور بھی کئی جگہ ایسا ہی بیان ہے جسنے یہی پایا جاتا ہے کہ اگر انسان کسی واقع کو ہوتے ہوئے دیکھ کر یا سنکر اسے اپنی عقل کے مطابق ایک نتیجہ نکالے اور اس نتیجہ کو صحیح خیال کرے تو قرآن کریم کی اصطلاح میں ایسے نتیجہ کو ظن کے لفظ سے پکارا گیا ہے۔ اور اگر اس نتیجے کے صحیح یا غلط ہونے کی بابت اس کو پُورا یقین نہیں تو قرآن کریم ایسے نتیجے کو لفظ شک سے پکارتا ہے۔ اور اگر اللہ اور اللہ کے رسول کے فرمان کے مطابق جو نتیجہ بتایا گیا ہے اسپر یقین ہے تو وہ نہ ظن ہے اور نہ شک بلکہ درست امر ہے۔ پس ایسے نتیجے یا امر کو قرآن کریم صحیح کے لفظ سے پکارتا ہے

ملک محمد بخش احمدی از آسٹریلیا۔

کرشمات قدرت

مولفہ جناب حکیم مولوی نور محمد صاحب مشتاق احسانپوری

یہ ایک چھوٹا رسالہ ہے جس میں جناب حکیم صاحب موصوف نے نہایت قیمتی صدری نسخوں کو پبلک کے فائدے کے واسطے لکھ دیا ہے ایسے نسخے لوگوں کو بہت روپے خرچ سے بھی نہیں ملتے کیونکہ اطبا عموماً اپنے نسخہ مخفی رکھتے۔ الا ماشاء اللہ تھوڑے ایسے فراخدل ہیں جو نسخہ بتلا دیتے ہیں جیسا کہ ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب جنہوں نے عمر بھر کبھی بخل نہیں کیا۔ بہرحال یہ ایک مفید کتاب ہے اور باوجود ایسی قیمتی اشیاء کے اظہار کی قیمت صرف ۲ار فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ دفتر اخبار المنیر جھنگ

آخری زمانہ کا مصلح

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کا ہینڈ بل ہذا معقولی اور منقولی ہر دو پیرایوں سے مدلل۔ یہ دکھایا گیا ہے کہ اس زمانہ کا مصلح کون ہے۔ خرچ ٹکٹ بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے۔

مولوی چکڑالوی صاحب سے دو سوال

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابتدائے مارچ ۱۹۱۳ء میں بعض چکڑالویوں کی تحریک سے یہ عاجز مولوی عبداللہ کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے لاہور گیا ۵ مارچ کو مولوی عبداللہ کے ساتھ تقریری بحث ہوئی مولوی صاحب نے تنگ آکر کہا اچھا میں کل تحریری بحث کرونگا اور قیامت تک کرونگا میں نے کہا جھوٹھ مولویصاحب آپ قیامت تک ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ الغرض آئندہ روز تحریری بحث شروع ہوئی۔ راقم کیجانب سے جناب مولنا مولوی غلام رسول صاحب صوفی منشی مقرر ہوئے اور مولوی عبداللہ کی طرف سے منشی شمس الدین صاحب۔ خاکسار نے سوال اول تحریر کرایا۔ مولویصاحب نے غیر متعلق کہکر جواب دینے سے انکار کیا۔ پھر دوسرا سوال تحریر کرایا مولویصاحب نے پھر جواب دینے کا وعدہ کرکے اپنا پیچھا چھوڑایا۔ جناب صوفی صاحب نے فرمایا مدت مقرر کرو جس کے اندر آپ سے جواب طلب کیا جاوے ٭ لیکن مولوی عبداللہ نے کوئی مدت مقرر کی اب بعد انتظار بسیار وہ دونوں سوال جناب کیخدمت میں ارسال کئے جاتے ہیں آپ براہ نوازش اپنے اخبار میں درج کریں تاکہ کوئی چکڑالوی جواب دے۔ والسلام خاکسار سید نذیر حسین انصار اللہ از گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

سوال اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم۔ قرآن کریم میں اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے ماتحت نماز کے متعلق جو اقیموا الصلوٰۃ کا حکم ہے اس کے لئے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے مطابق تعامل نبوی کے رنگ میں جو نماز کی صورت قائم ہوئی ہے اگر وہ آپکے نزدیک یہی ہے جو صلوٰۃ القرآن کی شکل میں آپ نے پیش کی تو اُس کی صورت کو کسی تحریر میں یا کسی پہلے زمانہ کے متعامل سے دکھایا جاوے جو اپنے تعامل میں بعینہ اس طرز کو ظاہر کرتا ہو۔ بلفظہٖ ترتیبہٖ۔ کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ زمانہ نبوی سے آجتک ہر زمانہ میں صادقین کے لقب سے ملقب فرماتے گئے۔ پس اگر آپکی صلوٰۃ القرآن کا وجود ہی تعامل نبوی سے متحقق ہے تو ضروری ہے کہ اس صلوٰۃ القرآن کا کسی پہلے زمانہ کے صادقین کے گروہ سے بھی ثبوت ملے۔ مورخہ ۶۔ مارچ ۱۹۱۳ء

سوال دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ٭ قرآن کریم بجائے خود بموجب ارشاد خداوندی تبیاناً لکل شیءٍ وتفصیل کل شیءٍ مبین اور مفصل کتاب ہے۔ لیکن اسکا مفصل اور مبین ہونا حامل وحی یعنی آنحضرت کے لئے ہے کیونکہ آپکا علم اور فہم اور آپکی بصیرت نبوت ورسالت اور شان رکھتی ہے کہ جسکا ہم پایہ دُنیا میں اور کسی انسان کو حاصل نہیں۔ ہاں دوسرے لوگوں کا ان مفہومات دقیقہ پر جو حضرت آنحضرت صلعم کے فہم وعلم کے ساتھ مختص تھے مطلع ہونا بجز آپ کی فہمایش اور تفہیم کے مشکل تھا اسلئے آپ کی تعلیم کے ذریعے دوسرے لوگوں کو سمجھ آسکتی ہے اور وہ الفاظ اور اقوال اور بیانات جو آپنے تعلیم کے موقع پر مفصل طور پر ذکر فرمائے وہی احادیث ہیں جنکے سوا کسی نبی کریم کو قرآن کریم کی سمجھ کامل طور پر معلوم ہو سکتی ہے۔ لیکن دوسرے لوگ اس کے سوا اس مفہوم پر پورے طور پر مطلع نہیں ہو سکتے۔ اس کی مثال اس طرح ہے جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب کی تفسیر کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے مولویصاحب موصوف کے دماغ کا خاص نتیجہ ہے۔ اور مولویصاحب کے سوا اگر دوسرے لوگ مولویصاحب کے تفسیری مفہومات پر بغیر اُن کی تفسیر کے مطلع ہونا چاہیں تو میرے خیال میں مولویصاحب کے ہمخیال اور ہمشرب لوگ بھی سمجھ نہ سکیں۔ پس جسطرح مولوی صاحب کے نزدیک مولویصاحب کی تفسیر کی باوجود قرآن کے مطابق ہونے کے بجائے خود ضرورت ہے اسیطرح آنحضرت صلعم کی احادیث باوجود قرآن کے مطابق ہونے کے ضروری ہیں۔ اور اگر قرآن ہر کس کے لئے بجائے خود مفصل اور مبین ہے تو ہم ایک طرف ایک آیت کے متعلق چند سوالات مولویصاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ اُن کا جواب قرآن سے دکھادیں۔ ادھر ہم آنحضرت صلعم کی احادیث سے وہ جوابات لینگے مثلاً ایک آیت ہے کہ جمع الشمس والقمر کہ سورج اور چاند جمع کیا جاویگا۔ اب اس کے متعلق میرے چھ سوال ہیں۔ اول یہ کہ سورج اور چاند کا یہ جمع ہونا کس کے لئے ہوگا۔ دوسرا کس شان میں ہوگا۔ تیسرا کیفیت وقوع کیا ہوگی۔ چوتھا ہیبت وقوع کیا ہوگی۔ پانچواں مہینہ وقوع کا کیا ہوگا۔ چھٹا تاریخ اُن کے وقوع کی کیا ہوگی۔ مولویصاحب ان چھ سوالوں کے جوابات فرمادیں یاد رہے کہ آنحضرت صلعم نے ان چھ سوالوں کے جوابات مفصل طور پر ذکر فرمائے ہیں جو واقعات کی رُو سے بالکل صحیح ثابت ہوئے۔ پھر اگر مولویصاحب بھی جواب نہ دیں اور نہ حدیث کو مانیں تو حدیث کے انکار سے ہمارے کسقدر علوم سے محرومی ہوگی۔

وہ حدیث یہ ہے ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض الخ جو ۱۳۱۱ھ میں وقوع میں آیا۔ اسیطرح ایک اور آیت کے متعلق سوال ہے جو سورہ تحریم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قالت من انباک ھذا قال نبانی العلیم الخبیر یعنی آپ کی بیوی نے عرض کیا کہ آپ کو یہ واقعہ کس نے بتلایا تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو علیم اور خبیر ہے اب اس کے متعلق عرض ہے کہ قرآن میں وہ کونسے الفاظ وحی کے ہیں جن میں آنحضرت کو اس واقعہ کی خبر دیگئی اور اگر نہیں دیگئی تو ثابت ہوا کہ قرآن کی وحی کے سوا کوئی دوسرا طریق بھی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آپ صلعم کو خبر دیتا ہے پس وہی دُوسرا طریق ہے جسکو ہم وحی خفی یا دوسری کہتے ہیں۔ آپ اس کو تسلیم کریں یا قرآن سے دکھادیں۔ اور ہمارے اس سوال کا جواب دیں مورخہ ۶۔ مارچ ۱۹۱۳ء

بچوں کو سمجھاؤ یا اُنکا سفرخرچ دو۔

سکرٹریصاحب صدر انجمن فرماتے ہیں کہ بعض دور دراز ملکوں کے بچے یہاں تعلیم پاتے ہیں۔ موسمی تعطیلات میں جب دوسرے بچے گھروں کو جاتے ہیں تو اُن کو بھی شوق پیدا ہوتا ہے اور بیچین ہوتے ہیں۔ بعض کے والدین بھی بُلا بھیجتے ہیں مگر کرایہ وغیرہ آمدورفت پر بوجہ مسافت کے بہت خرچ ہوتا ہے۔ چونکہ بوجہ غربت خود ان کو اس کے برداشت کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی اس لئے وہ یا تو حضرت خلیفۃ المسیح کو تکلیف دیتے ہیں یا انجمن کو یہ بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے پس ایسے بچوں کے سرپرستوں کو اطلاع کیجاتی ہے کہ وہ انکو ہر سال وطن جانے سے روکیں یا کرایہ بھیجدیا کریں وقتیں بعض وقت ایسے کثیر اخراجات برداشت کرنے کی گنجائیش

نہیں ہوتی اور ان بچوں کے تنگ کرنے سے تکلیف ہوتی ہے

کاہل نہ بنو

جسم انسان میں کوئی عضو بیکار نہیں پیدا کیا گیا۔ سب کے سب مصروف ہیں اور ان سے کام نہ لینا ایسا ہے جیسا کوئی بادشاہ اپنی فوج کو بیکار چھوڑ دے۔ اور وقت ضرورت غنیم کا مقابلہ نہ کر سکنے کے سبب ہلاک ہو۔ انسان کی دشمن بیماریاں ہیں جو کاہلی اور سستی سے پیدا ہوتی ہیں۔ نہ زائد حرکت و محنت کرو نہ سست رہو ورنہ دشمن آپ کے محلات پر قبضہ کر کے آپ کو شہر خموشاں میں پہنچائیگا۔ آرام طلبی سے اول دماغ پھر تمام اعضاء بیکار ہو جاتے ہیں (ملخص از رفیق الاطباء)

پالیٹکس میں دیانت

رسالہ ڈسٹمز گزٹ راوی ہے کہ ایک نئی انجمن کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کا یہ مقصد ہے کہ پالیٹکس میں دیانت اختیار کی جاوے مگر یورپ کے پالیٹکس عموماً دیانت کے خلاف الفاظ کے ساتھ اس قدر مرادف ہو رہے ہیں کہ اس نئی دیانت دار سوسائٹی پر بھی حسن ظن کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ برلن کی ٹریٹی کا جو حال ہوا ہے، وہ یورپین پالیٹکس کا خوب تازہ نمونہ ہے

الفضل قادیان

جس کے ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ہیں اور جو ہر منگل کو ۱۶ صفحہ کے حجم پر شائع ہوتا ہے اس کا نمونہ مفت ہے، مگر بغیر وصول قیمت پیشگی یا درخواست وی پی کسی کے نام جاری نہیں ہو سکتا۔ پہلے صفحہ پر مدینۃ المسیح مفصل دوسرے صفحہ پر تمام ہفتے کی بیرونی خبریں تیسرے پر کسی اہم قومی معاملہ پر لیڈر۔ چوتھے پانچویں پر مختلف نوٹ چھٹے پر اسلامی عربی اخباروں کا ترجمہ۔ ساتویں پر اسلام کی ایک خوبی۔ آٹھویں پر تصدیق المسیح نویں پر امر بالمعروف دسویں پر سیرت النبی جو بخاری کی احادیث کی بنا پر لکھی جاتی ہے۔ گیارہویں پر تادیب النساء اور ۱۲-۱۳-۱۴ پر خطبہ جمعہ بالکل ان الفاظ میں جو حضرت امیر کے زبان سے نکلیں اور سولہویں پر ہندوستان کی خبریں وغیرہ قیمت چار روپے سالانہ۔ درخواستیں بنام منیجر الفضل قادیان آنی چاہئیں۔

امریکہ میں بڑی بڑی اونچی عمارتیں ہیں ایک عمارت ۵۵ منزل کی ہے اور تین عمارتیں ۴۸-۴۰-۴۱ اور پینتالیس منزل کی علی التواتر ہیں۔

اخبار عالم پر سرسری نظر

جنگ بلقان

ترکوں نے ایڈریانوپل پھر فتح کر لیا ہے۔ آگے بھی بڑھے ہیں یورپ کے بادشاہوں کو اس امر کا خیال ہو رہا ہے کہ ترکوں کو بڑھنے سے روکا جاوے۔ بعض چاہتے ہیں کہ انہیں ایڈریانوپل سے نکلنے پر زور دیا جاوے۔ ایک نوٹ بھی لکھنے کا ارادہ ہوا تھا مگر حکمت خداوندی کہ نوٹ کے الفاظ پر طاقتوں کا اتفاق نہ ہو سکا اسواسطے بات رہ گئی۔ ایڈریانوپل میں شکرانہ کی نماز پڑھی گئی دور دور سے مسلمان جمع ہوئے۔ یونان۔ سرویہ اور بلغاریا کے درمیان پانچ روز کے واسطے عارضی صلح ہوئی ہے۔ یونان نے اپنے شرائط پیش کئے ہیں کہ بلغاریا کو اپنے اصلی علاقہ سے بہت بڑھ کر کچھ نہ دیا جاوے اور جزائر میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے ترکوں کی بہادری۔ مسلمانان دنیا کی امداد جانی اور مالی تو کچھ نہ کر سکی بلکہ شکست پر شکست ہوتی رہی تھی۔ لیکن جب خدا نے چاہا تو بغیر کسی کی مدد کے سب یورپ کے بادشاہوں کے دیکھتے دیکھتے ترک غالب ہو گئے۔ کہتے ہیں حضرت مسیح ناصری نے ایک اندھے کو اپنی دعا سے اچھا کیا تو لوگوں نے سوال کیا کہ یہ اپنے گناہوں کے سبب اندھا تھا یا اپنے باپ دادوں کے گناہوں کے سبب حضرت مسیح نے جواب دیا کہ یہ اسواسطے اندھا تھا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ سو خدا کے کام عجب ہیں۔ ترکوں کا باوجود اتنی بہادری کی شہرتوں کے مغلوب ہونا اور پھر باوجود ایسا گرا ہوا اور کمزور ہو جانے کے غالب ہو جانا اسواسطے ہوا ہے کہ اس زمانہ میں خدا کا جلال ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت احمد نبی اللہ کی نبوت کا ثبوت روز روشن کیطرح چمکے کوئی ہے جو اس صداقت کو قبول کرے اور اللہ کو راضی کرے کیا کسی انسان کا کام ہو سکتا ہے کہ اتنی مدت پہلے ایسی زبردست پیشگوئی کرے۔ تعجب ہے کہ یورپ کے بادشاہ اور وزراء اور اخبار ترکوں کے اپنے ملک پر قابض ہو جانے پر تو شور مچاتے ہیں مگر رومانیا بغیر کسی طرف سے چھیڑا جانے کے خواہ مخواہ لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ بلغاریہ نے بڑے بڑے مظالم کئے۔ سرویہ اور یونان بیگانے ملک میں برابر بڑھ رہے ہیں مگر ان کو کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ تم کیوں ایسا کر رہے ہو کوئی طاقت انپر زور نہیں دیتی کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیوں مخلوق پر ظلم کرتے ہو۔ کیوں لوگوں کو مارتے ہو بیگانے ملک چھینتے ہو۔

علیگڈھ کے اجلاس فونڈیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ یونیورسٹی بنائی چاہیئے اور اسکا سرمایہ محفوظ رہے۔ جبتک گورنمنٹ سے مجوزہ اور منظور ہو کر چارٹر نہ مل جاوے۔

سکھوں کے آرگن لائل گزٹ ناراض ہیں کہ مردم شماری والوں نے سکھوں کو ہندو کہا ہے ہمعصر مذکور کی ناراضگی بیشک بجا ہے۔ کیا توحید کے متوالے اور اسلام کے منادحضرت نانک کے خدام مخلصین اور کہاں بتوں کے آگے سر جھکانے والے ہندو۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ سکھوں کو کبھی ہندوؤں کے ساتھ شامل نہ کرے۔ مگر خود سکھوں کو بھی تو چاہیئے کہ اپنی پوزیشن ہندوؤں سے الگ کریں اور ان کے ساتھ کھان پان کی شمولیت کو چھوڑ کر اپنی شمولیت کی علیحدگی دکھائیں گو کسی قوم کی علیحدگی اسبات پر منحصر نہیں مثلاً مسلمان عیسائیوں کے ساتھ کھاپی سکتے ہیں لیکن ہندو کی قومیت کا اس ملک میں یہ نشان مقرر ہو گیا ہے کہ وہ سوائے اپنے کسی کے ساتھ کھاپی نہیں سکتے جبکو وہ ہندو نہ سمجھتے ہوں

رسید زر

۲-جون ۱۹۱۳ء

سید پیر احمد صاحب نمبر ۲۱۴۲

مستری فیض احمد صاحب نمبر ۱۶۹

مولوی غلام حسین صاحب نمبر ۱۵۸

قاضی سید غلام حسین صاحب نمبر ۶۴

ڈاکٹر محمد الدین صاحب نمبر ۲۲۱۲

شیخ عبد الحی صاحب نمبر ۲۷۷۹

عبد الرشید صاحب نمبر ۱۲

غلام محمد صاحب نمبر ۱۱۰۰

پیر محمد امین صاحب پراچہ

سراج الدین صاحب نمبر ۲۸۳۹

مستری محمد شفیع صاحب نمبر ۲۴۴۵

قادر خانصاحب نمبر ۳۰۱۱

بابو نور الدین صاحب نمبر ۲۶۴

اصغر علی خانصاحب نمبر ۳۱۶۲

۵-جون ۱۹۱۳ء

منشی محمد عالمگیر صاحب نمبر ۱۳۵۹

منشی عبد الرزاق صاحب نمبر ۸۵

ڈاکٹر نور بخش صاحب نمبر ۱۲۹

چودھری عبد الحیٔ صاحب نمبر ۱۲۸ / ۱۱۴۶

بابو قاسم علی صاحب نمبر ۲۳۷۸

منشی اعجاز حسین صاحب نمبر ۲۴۷۰

منشی محمد شریف صاحب نمبر ۲۵۵۴

شیخ محمد شفیع صاحب نمبر ۲۶۰۹

منشی شاد نواز صاحب نمبر ۲۶۴۰

بابو محمد افضل صاحب نمبر ۲۸۵۱

نور الدین صاحب نمبر ۶۴۷

حافظ محمد حسین صاحب نمبر ۳۱۵۱

محمد صدیق صاحب نمبر ۲۴۱۷

میاں سراج الدین صاحب نمبر ۱۶۹۹

حاکم علی صاحب نمبر ۲۸۶۵

شیخ بہادر علی خانصاحب نمبر ۲۹۰۷

شیخ خان محمد صاحب نمبر ۲۹۹۳

میاں رحیم بخش صاحب نمبر ۳۰۴۲

مولوی محمد علی صاحب نمبر ۳۰۷۵

منشی محمد حسین خانصاحب نمبر ۳۰۸۳

۷-جون ۱۹۱۳ء

امام الدین صاحب نمبر ۹۷۹

غلام محمد صاحب نمبر ۲۹۰۹

منشی شمس الدین صاحب نمبر ۱۴۱۴

منشی محمد سلیمان صاحب نمبر ۲۷۳۴

میاں محمد یعقوب صاحب نمبر ۲۲۷۰

منشی حکیم محمد بخش صاحب احمدی نمبر ۱۰۷۳

چودھری محمد حیات خانصاحب نمبر ۱۹۶۱

محمد حسین صاحب نمبر ۱۷۷۲

منشی محمد ابراہیم صاحب نمبر ۲۳۳۴

چودھری مولا بخش صاحب نمبر ۲۲۴۹

مولوی کرم الٰہی صاحب نمبر ۱۲۳۵

مولا بخش صاحب پٹواری نمبر ۳۰۱۰

محمد عبد الغنی صاحب نمبر ۲۸۰۵

میاں عبد الرحیم صاحب نمبر ۲۲۹۰

مولوی مشہود الحق صاحب نمبر ۲۹۲۵

منشی عبد الغنی صاحب نمبر ۲۹۷۹

حاجی تاج محمد صاحب نمبر ۲۸۷۲

میاں محمد افضل صاحب نمبر ۲۴۶۵

منشی محمد خانصاحب نمبر ۲۷۴۸

۹-جون ۱۳

عبد الحمید صاحب

چودھری غلام محمد صاحب نمبر ۱۹۸۲

منشی غلام محمد صاحب نمبر ۱۷۵۸

منشی علی محمد صاحب نمبر ۱۸۴۵

اکبر علیخانصاحب نمبر ۱۳۱۵

فضل الٰہی صاحب نمبر ۸۴۲

چودھری نذر محمد صاحب نمبر ۵۸۲

ذوالفقار علی خانصاحب نمبر ۵۳۲

احمد اللہ صاحب نمبر ۱۹۸

مرزا محمد اسمعیل صاحب نمبر ۲۸۴

چودھری عبد اللہ خانصاحب نمبر ۲۶۶

بابو محمد صادق صاحب نمبر ۳۱۴۹

چودھری محمد خانصاحب نمبر ۳۱۶۴

منشی عبد الرحمٰن صاحب نمبر ۲۹۱۰

یعقوب خانصاحب نمبر ۲۸۵۹

عبد الرشید صاحب نمبر ۲۸۵۰

منشی عبد العزیز صاحب نمبر ۲۸۳۵

مولوی مسیح الدین صاحب نمبر ۲۹۸۷

بابو محمد شفیع صاحب نمبر ۲۶۳۱

شیخ عبد الکریم صاحب نمبر ۷۴۷۵